المقاصد السنیہ
مصنف
رحمت اللہ علیہ
مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری
مترجم
مفتی محمد عبد العلیم القادری عفی عنہ

المقاصد السنیہ

لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

مرکزی آفس۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333 - 8270485 - 0333 - 2108534

نام کتاب۔اثبات الاغراض والمقاصدالسنیة

لتردیدالخرافات القبیحة الوھابیة

مصنف۔مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ۔۔۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

کمپوزنگ ۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ۔محمد عبدالعلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری،

مولانا عبداللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔پیر۲۶رستمبر۲۰۰۵

ہدیہ)..........

ناشر۔مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325

فہرست

سوال۔اس آیت سے تقلیدِ مطلق ثابت ہوتی ہے۔نہ کہ تقلیدِ شخصی؟

جواب،یہ ہے،کہ مطلق کاماننامقیدشخصی کاماننا ہے،اس لئے کہ مطلق کاوجودبعینہ مقید کاوجود ہے۔

سوال۔یہ آیت توان علماء کے حق میں نازل ہوئی ہے جواہلِ کتاب ہیں۔نہ کہ علماء اسلام تو پھر آیتِ مذکورہ سے علماء اسلام کس طرح مراد لئے جاسکتے ہیں؟

جواب۔میں (مفتی شائستہ گل) کئی وجوہ سے اسکاجواب دیتاہوں۔بفضل اللہ تعالیٰ عزوجل.

وجہ اول یہ ہے

کہ اس آیت (فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) میں **(فَاسْئَلُوْٓا)** عموم پر دلالت کرتا ہے۔کیونکہ قرآن کریم جامع الکلم ہے۔ان الفاظ کی عمومیت پر بحث کرتے ہوئے علماء اسلام فرماتے ہیں۔

العبرة بعموم اللفظ لا لخصوص المورد

اعتبارآیت کے عموم الفاظ۔کاہوتاہے۔نہ کہ خاص اس صورت کا جس کے لئے آیت نازل ہوتی ہے۔تو ثابت ہوا۔کہ مأمور۔ومسئول۔کاعموم۔علماء اسلام کوبھی شامل ہے۔

وجہ دوم یہ ہے

حضرت علامہ ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی علیہ الرحمۃ والرضوان آیت مذکورہ کے ذیل میں تحریرفرماتے ہیں۔

وقیل اراد بالذکر القرآن ای فاسئلوا المؤمنین العالمین من اھل القرآن. خازن جلد۳. ۲۵۴.

کہ (اھل الذکر) سے مرادوہ مسلمان علماء کرام ہیں۔جوقرآن کریم (کی آیتوں میں سے ناسخ ومنسوخ۔محکمات۔ومتشابہات) کاعلم رکھتے ہوں۔سوآیت کامعنیٰ یہ ہوا۔جب تمہیں کسی مسئلہ کاعلم نہ ہوتومسلمان علماء سے دریافت کرو۔جوقرآن کریم کاعلم رکھتے ہوں۔

وجہ سوم یہ ہے

صاحب تفسیرالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اھل الذکر ای اشرف من علماء الامم الفرق لقصور نظرکم. تیسیرالرحمن جلد ۲. ۲۸.

کہ اہل ذکرسے مرادتمام امم کے علماء ہیں،کیونکہ جووہ جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے (علماء امم) علماء اسلام کوبھی شامل ہے۔

وجہ چہارم یہ ہے

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر روح المعانی جلد۱۴۔ص ۱۴۸ سورۃ النحل،میں آیت مذکورہ (اھل الذکر) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں،کہ اگرمیں مان لوں،کہ یہ آیت علماء اہل کتاب،کے بارے میں نازل ہوئی ہے،جیساکہ مدارک،خازن،معالم،بیضاوی میں ہے۔

☆۔تومیں (   ) کہتاہوں،کہ بیشک سوال کا وجوب اہل کتاب سے ہے،لیکن ان سے پوچھنے کی علت۔علم ہی توہے اوروہی علت(یعنی علم)علماء اسلام میں بھی موجود ہے توپھرعلماء اسلام کیوں مرادنہیں لئے جاسکتے جب کہ وہی علت علماء اسلام میں موجود ہے، توسوال کاوجوب علماءِ اسلام سے بھی پایا گیا۔

آیت نمبردوم یہ ہے

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ سورہ نساء آیت(83) اورجب انکے پاس،کوئی بات اطمینان یاڈر کی آتی ہے تواسکاچرچاکرتے ہیں اور اگر انہیں رسول(ﷺ)اور ذی اختیار(مجتہدین)لوگوں کی طرف رجوع لاتے توضرورمعلوم کرلیتے اس امرکو،وہ لوگ جواجتہاد کرسکتے ہیں،اور اگرتم پراللہ،کافضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی،توضرورتم شیطان کی اتباع کرتے مگرتھوڑے۔

اس آیتِ مبارکہ سے وجہ استدلال ان حضرات علماء کرام کی تصریحات ہیں

حضرت علامہ ملاجیون رقمطراز ہیں

(۱)**قال العلامۃالملاجیون رحمۃ اللہ علیہ امر الجاھلین باطاعۃ العلماء وامر العلماء باطاعۃ المجتھدین لقولہ تعالی .وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ** اہ.تفسیراحمدی.وبمعناہ المدارک والخازن.

علامہ فرماتے ہیں،کہ عام مسلمان پرلازم ہے،کہ وہ علماء اسلام کی اطاعت کریں،اورعلماء

کیلئے ضروری ہے کہ وہ مجتہدین کی اطاعت کریں۔اسکی دلیل اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے وَلَوْرَدُّوْهُ.الیٰ آخرہ.

﴿صاحب تفسیر معالم لکھتے ہیں﴾

(۲) وفی آیت دلیل علی جوازالقیاس وان من العلم مایدرک بالتلاوۃ والروایۃ و هو النص ومنہ مایدرک بالاستنباط و هوالقیاس علی المعانی المودعۃ فی النصوص .اہ.معالم التنزیل.

کہ اس آیت مبارکہ میں،جوازِ قیاس کی،دلیل موجود ہے،اوریہ بات بھی علوم وفنون (کے قواعد سے ہے) کہ جو بات۔تلاوت۔اورروایت کے ذریعے پائی جائے،سووہ نص ہے،اور جوبات استنباط(اجتہاد) کے ذریعہ پائی جائے،وہ قیاس ہے۔

ثابت ہواکہ اولوالامر۔سے مرادمجتہدین ہیں۔لہٰذاتقلید ثابت ہوگئی۔

﴿ تیسری آیت جواجتہادپردلالت کرتی ہے﴾

(۳)یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤااَطِیْعُوااللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِمِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠ پارہ۔۵۔سورۃ نساء آیت (59)

اے ایمان والوحکم مانو،اللہ کا،اور حکم مانورسول (ﷺ) کا،اورانکاجوتم میں اُولِی الْاَمْر ہوں (مجتہدین) پھراگرتم میں کسی بات کا جھگڑااٹھے،تواسے اللہ اوررسول کی طرف لوٹاؤ،اگراللہ اورقیامت پرایمان رکھتے ہو،یہ بہترہے۔اوراسکاانجام اچھاہے۔

﴿وجہ استدلال یہ ہے﴾

(۱) کہ اُولِی الْاَمْر سے۔مجتہدین مطلق مرادہیں۔جیساکہ پہلے بیان ہوچکاہے۔اورآگے بھی انشاء اللہ وتعالیٰ آئیگا،ان مجتہدین کی تقلیداس لئے فرض ہے،کہ لفظ(وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ) اور(اُولِی الْاَمْر)دونوں کی طرف متوجہ ہے،لہٰذاجس طرح رسول اکرم ﷺ کی اطاعت واجب ہے۔اسی طرح اُولِی الْاَمْر کی اطاعت بھی واجب ہے۔دلائل ملاحظہ ہوں۔

حضرت علامہ مفسرقرآن علی بن محمدخازن اُولِی الْاَمْر کی تفسیرکرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۲)اولی الامر،هم الفقهاء والعلماء الذین یعلمون الناس معالم دینهم قاله من الصحابة

ابن عباس وجابررضی اللہ عنهم ومن التابعین الحسن والضحاک ومجاهدرضی اللہ عنهم .اخرجه ابن ابی حاتم کذافی الاکلیل والخازن والعینی.

اُولِی الْاَمْر سے مرادفقہاء علماء(مجتہدین مطلق ہیں فقہاء علماء وہ لوگ ہیں جودین کے احکام (میں سے شرعی اجتہادی تعلیم لوگوں کو) سکھاتے ہیں،صحابہ کرام میں سے سیدناعبداللہ بن عباس وجابررضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین میں سے حضرت حسن وضحاک ومجاہدرضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

علامہ ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُولِی الْاَمْر کی تفسیر سے،علماء مجتہدین،مرادلینے کی تائیدمیں لکھتے ہیں۔

وقوله تعالیٰ.عقیب ذلک.فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.یدل علی ان اولی الامرهم الفقهاء.لانه امرسائرالناس بطاعتهم ثم قال.فان تنازعتم (الخ) فامراولی الامر بردالمتنازع فیه الی کتاب الله وسنة نبیه ﷺ اذکانت العامة ومن لیس من اهل العلم لیست هذه منزلتهم .لانهم لایعرفون کیفیت الردالی کتاب الله و السنة .ووجوه دلائلهاعلی احکام الحوادث فثبت انه خطاب للعلماء....احکام القرآن .جلد۲ .ص.۲۵۷.

ترجمہ۔اوراُولِی الْاَمْر کی اطاعت کاحکم دینے کے فوراًبعداللہ جل جلالہ کایہ فرمانا،کہ اگرکسی معاملہ میں تمہارے درمیان اختلاف پیداہوجائے،تواس اختلاف کواللہ اوراسکے رسول کی طرف لوٹاؤ،یہ اس بات کی دلیل ہے،کہ اُولِی الْاَمْر سے علماء مجتہدین مرادہیں،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کوان کی اطاعت کاحکم فرمایا،پھرفان تنازعتم،فرماکر، اُولِی الْاَمْر،کوحکم دیاکہ جس معاملے میں ان کے درمیاں اختلاف ہو،اسکوکتاب اللہ،اورحدیث رسول ﷺ،کی طرف لوٹادو،یہ حکم فقہاء(علماء مجتہدین)ہی کوہوسکتاہے،کیونکہ عوام الناس،اورحاطب اللیل کایہ مقام نہیں، اس لئے کہ وہ اس بات سے واقف نہیں ہوتے،کہ کتاب اللہ،اور سنت رسول ﷺ کی طرف کسی معاملہ کولوٹانے کے کیاطرق ہیں اورنہ عوام الناس کو،مسائل کے استنباط واستخراج، کے دلائل کے طریقوں کاعلم ہوتاہے،لہٰذاثابت ہواکہ یہ خطاب علماء (مجتہدین) سے ہے۔

﴿(۵)حضرت علامہ فقیہ اعظم شیخ محمدبن علی۔صاحب درمختارفرماتے ہیں﴾

ولهذاقال الفقهاء المرادباولی الامر العلماء فی اصح الاقوال والمطاع شرعاً مقدم. زیلعی الکنزج۲قبیل الفرائض ۲۲۹ .وعینی الکنز ج ۳ . ۲۷۵ ودرمختار وردالمحتارج۵مسائل شتی۴۳۱.

که فقہاء کرام کے نزدیک، اُولِی الْاَمْرِ سے علماء(مجتہدین مطلق) مراد ہیں،اورشریعت کے احکام میں جسکاحکم مانا جائے وہ شرعاً مقدم ہے۔

﴿حضرت علامہ ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ دلائل مذکورہ کی روشنی میں لکھتے ہیں﴾

فثبت بهاوجوب التقليد لعلماء الاسلام. الفتح المبين. ۵۰۶. واحمدی. ۲۹۱.

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ علماء اسلام کی تقلید واجب ہے۔

سوال۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے مطابق۔ اُولِی الْاَمْرِ سے مراد۔ امراء اورحکام ہیں۔علماء نہیں۔

جواب ۔اس اعتراض میرے پاس چارجواب ہیں۔

(۱) پہلا جواب یہ ہے

کہ اُولِی الْاَمْرِ۔کی تفسیر میں جب دواقوال ثابت ہیں۔

(۱)امراء وحکام (۲)علماءِ اعلام۔سوجس قول میں اُولِی الْاَمْرِ سے مراد۔علماء مجتہدین ہیں تو یہ قول اختیار کرنا زیادہ ارجح اوربہتر ہے۔

﴿(۲)دوسراجواب یہ ہے﴾

لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ.

ان الفاظ مبارکہ سے مرادعلماء مجتہدین ہیں،یہ نص ہے،اور سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث،خبرواحد ہے،جونص،اوردلائل بالا،کے پیش نظر غیرمقبول ہوجاتی ہے،کیونکہ علم اصول کا قاعدہ ہے،کہ نص کے مقابلہ میں اگرخبر واحد آجائے،تودیکھنا ہوگا کہ نص اور خبرواحد میں تطبیق ممکن ہے یانہیں،اگرتطبیق ممکن ہوفبہا(یعنی دونوں میں اگرتطبیق ممکن ہوتو تطبیق کرکے عمل کرینگے)ورنہ خبرواحد کو ترک(یعنی چھوڑ) کرنص قرآن پرعمل کرینگے، کتب اصول۔

﴿تیسراجواب یہ ہے﴾

کہ اگربقول سیدناابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُولِی الْاَمْرِ سے مراد۔امراء حکام لئے جائیں، تواس سے مرادیہ ہوگا،کہ ملکی سماجی سیاسی معاملات میں ان حکام اسلامی کا حکم ماناجائے میں(مفتی شائستہ گل) کہتاہوں،کہ یہ بھی حقیقتاً علماء مجتہدین کی اتباع ہوگی،کیونکہ ممالک اسلامیہ میں حکام علماء کے تابع ہوتے ہیں،توانکی اتباع درحقیقت ان مجتہدین کی اتباع

ہوگی،بشرطیکہ ممالک اسلامیہ کے حکام مسلمان ہوں۔پابندصوم وصلوٰۃ ہوں،احکام شرعیہ کے تابع ہوں،قرآن وحدیث کے احکام نافذکرنے والے ہوں،ظاہرہے،سیدناابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ایسے امراء وحکام مراد ہیں،نہ کہ فاسق وفاجرحکمراں۔

لہذاان تینوں جوابات سے ثابت ہوا،کہ اُولِی الْاَمْرِ سے مراد علماء مجتہدین ہیں۔

﴿جواب چہارم یہ ہے﴾

جواب چہارم یہ ہے۔کہ جب اکابرصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمت اللہ علیہم اجمعین لفظ(اُولِی الْاَمْرِ) سے مرادعلماء مجتہدین لے رہے ہیں تو پھر صرف خبرواحدپراعتمادکرناکہاں کی فقاہت ہے پس ثابت ہواکہ اُولِی الْاَمْرِ سے علماء مجتہدین مرادلیناہی اصح ہے۔اوریہی راجح ہے۔اوراصح ترین قول ہے۔

☆۔۔میں(مفتی شائستہ گل) نے اثبات تقلید کے لئے ان ہی تین آیات کریمہ پراکتفاء کیا۔اگرچہ تقلید کے اثبات میں اوربھی بہت ساری آیات کریمہ موجودہیں۔

﴿بحث دوم تقلید کا ثبوت احادیث صحیحہ کی روشنی میں﴾

(۱)عن جابررضی الله تعالیٰ عنه قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلامنا حجر فشجه فی رأسه فاحتلم فسأل اصحابه هل تجدون لی رخصة فی التیمم قالوا مانجد لک رخصة وانت تقدرعلی الماء فاغتسل فمات فلماقدمناعلی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبر بذلک فقال قتلوه قتلهم الله الآسألوا اذلم یعلموا فانما شفاء العی السوال . رواه ابوداود. وابن ماجه عن ابن عباس. ومشكوة. تيمم. فصل ۲ . ۷۷ وتيسير الطهارة باب. ۷. ۲۹۳

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابررضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفرمیں نکلے تو ہم میں سے ایک ساتھی کے سرمیں پتھرآکرلگا۔تو اسکا سرشدیدزخمی ہوا۔سرمیں شدیدچوٹ لگنے سے وہ جنبی ہوگیا(اسے احتلام ہوا)اس نے ساتھیوں سے پوچھا،کیامیرے لیے شریعت میں تیمم کی اجازت نظرآتی ہے(کیا میں اس حال میں تیمم کرسکتاہوں آپ احباب کی رائے کیاہے)انہوں نے کہا۔کہ ہمارے نزدیک آپ تیمم نہیں کرسکتے۔

☆۔۔کیونکہ آپ پانی پرقادرہیں سواس نے غسل کیا(وہ پانی زخموں میں سرایت کرگیاحتی کہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)وفات پاگئے۔جب ہم نبی کریم سرورعالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس واقعہ کاتذکرہ کیا۔توآپ ﷺ